۱۰ اکتوبر ۱۸۹۹ء

رجسٹرڈ ایل ۷۷

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

إِنَّ اللَّهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتَّىٰ يُغَيِّرُوا مَا بِأَنفُسِهِمْ

اخبار الحکم

قادیان دار الامن والامان مورخہ ۱۰ اکتوبر ۱۸۹۹ء

نظر انصاف

جب کہ مین کئی مرتبہ کی متواتر درخواستون کے بدون کسی صاحب کے نام اخبار جاری نہین کرتا پھر یہ معنی میری سمجھ مین نہین آتی کہ بعض مہربان دوست جبکہ عند الطلب قیمت دینا نہین چاہتے یا اگر اُنسے قیمت طلب بکٹ کے ذریعہ سے قیمت مانگی جاوے تو پہلی درخواستون کی پروا نہ کرکے لکھدیتے ہین کہ آئندہ اخبار بند کیا جاوے پہلے کیون درخواست کرتے ہین شاید اُن کے خیال مین اخبار الحکم مفت دیا جاتا ہے۔ لہذا ایسے احباب براہ کرم آئندہ کے لئے یاد رکھین۔ کہ اخبار الحکم مفت تقسیم نہین ہوتا خدا کا شکر ہے کہ اس وی پی کے طریق سے ہمکو ایسے نادہندون کا پتہ چل گیا جو بدون قیمت اخبار لینا چاہتے تھے ورنہ ہم یہ سمجھکر کہ قیمت آجاویگی تعداد خریداران کو دیکھہ دیکھہ کر خوش ہوتے۔ اور آخر افسوس ہوتا۔ ضرورت ہوئی تو ان لوگون کے نام معہ زر مطالبہ اور انکی درخواست کے وقتاً فوقتاً درج اخبار کر دینگے۔

پھر ہم یاد دلاتے ہین کہ آخر ۱۸۹۹ء تک ساڑھے تین سو روپیہ سے اوپر بقایا موجود ہے جسکو بذریعہ قیمت طلب پیکٹ بقایا دار وںکے نام جاری ہین اگر کسی صاحب

تصدیق المسیح

اس عنوان کے تحت مین ہم وہ الہامات وکشوف وقتاً فوقتاً درج کرینگے جو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی تصدیق مین ہمارے بعض دوستون کو ہوئے یا انھون نے دیکھے ہین۔

چنانچہ آج کے نمبر مین دو زبردست اشتہار درج کرتے ہین جو سیالکوٹ اور لاہور سے شائع ہوئے ہین۔

چونکہ حضرت اقدس امام موعود ؑ نے عام طور پر اپنے ایسے دوستون کو اطلاع دی ہے کہ وہ اپنے خواب اور کشوف اور الہام خدا تعالے کی قسم کے ساتھہ موکد کرکے مخالفون پر حجت پوری کرنے کے لئے شایع کرین۔

اس لئے ہم بذریعہ اخبار اطلاع دیتے ہین کہ جس کسی نے کوئی خواب یا کشف یا الہام حضرت اقدس وامجد کی تصدیق مین دیکھا ہو وہ ہمارے پاس بھیجدین اور اس کو جدا گانہ بھی بطور اشتہار شائع کردین۔

اب ہم امید کرتے ہین کہ جناب منشی الٰہی بخش صاحب اکونٹنٹ لاہوری اور ان کے گہرے دوست اُن مخالف الہامات کے شائع کرنے مین دیر اور توقف نہ کرینگے جو اُن کو ہمارے سید و مولے خلیفۃ اللہ مرسل اللہ مؤید من اللہ امام ہمام انسان کامل نائب خیر الانام صاحب البرہان حجت اللہ آیت اللہ مہدی معہود مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام الی یوم القیام کی نسبت ہوئے ہین۔ کیونکہ اب یہ معاملہ پبلک کے سامنے آچکا ہے۔

اور صادق اور کاذب کی پرکھہ کے لئے یہ موقعہ عمدہ ہے۔

اور سچے طالبان حق کے واسطے یہ وقت ہے فقط۔

(ایڈیٹر)

اشتہار

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

لَا تَکْتُمُوا الشَّہَادَۃَ وَمَنْ یَّکْتُمْہَا فَاِنَّہٗ اٰثِمٌ قَلْبُہٗ

نہ چھپاؤ شہادت کو اور جس نے چھپایا تو وہی ہے جس کا دل گنہگار ہوا۔

رَبَّنَا اٰمَنَّا بِمَا اَنْزَلْتَ وَاتَّبَعْنَا الرَّسُوْلَ فَاکْتُبْنَا مَعَ الشّٰہِدِیْنَ

اے رب ہمارے ایمان لائے ہم ساتھ اس کے جو تو نے نازل کیا اور تابعداری کی ہم نے اس رسول کی پس لکھ لے تو ہم کو گواہوں میں۔

اَشْہَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْہَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ

حضرت مسیح موعود کے منجانب اللہ ہونے پر آپکی تصدیق میں ایک سچی شہادت

میں سید امیر علی شاہ ولد سید بہار شاہ ساکن سیدانوالی تحصیل سیالکوٹ اس تحریر کو حضرت امام برحق میرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی تصدیق و تائید میں ان الہامات اور رؤیا کی بنا پر جو مجھکو آپ کے منجانب اللہ مسیح موعود اور امام برحق ہو کر دنیا میں نازل ہونے کی بابت ہوئے ہیں اور جن پر میں علی وجہ البصیرۃ یقین رکھتا ہوں اور خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ اپنے الہامات اور رؤیا کو خدا تعالیٰ کی طرف سے جانتا ہوں بطور اشتہار شائع کرتا ہوں اور خدا تعالیٰ کی طرف سے یقینی علم پا کر یہ شہادت ادا کرنا اپنا فرض سمجھتا ہوں کہ حضرت میرزا غلام احمد قادیانی واقعی وہی مسیح موعود اور مہدی مسعود ہیں جو حسب مراد احادیث صحیحہ حضور رسالت مآب حضرت محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم اور اشارات قرآن مجید کلام پاک رب حمید بغرض اصلاح امت محمدیہ علیہ الصلوٰۃ والسلام و رفع فساد زمانہ موجودہ چودھوین صدی کے سر پر مجدد ہو کر آئے ہین اور مین صدق نیت کے ساتھ مخلوق خدا کے سامنے اقرار کرتا ہون کہ مجھکو یہ الہام اور رؤیا کی دولت محض بطفیل حضرت مرزا صاحب ایدہ اللہ کے خدا تعالےٰ کی طرف سے ملی ہے اور صرف اسی امام برحق کے قدمون مین حاضر ہونے کی وجہ سے یہ شرف بخشا گیا ہے۔

مین ان فیوض و برکات کو جو حضرت مسیح موعود کے سلسلہ پاک مین داخل ہونے سے شامل حال عاجز ہوئے ہین بیان نہین کر سکتا وہ الہامات اور رؤیا جو خدا تعالےٰ کی طرف سے اس عاجز پر وارد ہوئے یا اب ہوتے ہین سلسلہ وار اور تاریخوار میری کتاب یادداشت مین قلمبند موجود ہین۔

مین اس مالک حقیقی کے حضور مین اپنے اس پاک تعلق کے قائم ہو جانے پر وہ سرور پاتا ہون کہ بیان نہین کر سکتا میرے مالک سے میرا یہ تعلق ماہ جنوری ۱۸۹۹ء سے شروع ہوا ہے اور اس وقت سے اب تک برابر مجھکو حضرت مرزا صاحب کے امام برحق ہونے کے کھلے کھلے نشانات ملے ہین۔ مین نے آپ کے مراتب روحانی کو جو در طلب رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم مین آپ کو حاصل ہین۔ بار ہا کئی رؤیا مین مشاہدہ کیا ہے اور مجھے دکھلایا گیا ہے آپ کی اُس شان کو جو عالم بالا مین آپکو حاصل ہے۔ مین اگر ان سب مشاہدات کو درج کرون تو اشتہاد اشتہار نہ رہے بلکہ ایک کتاب ہو جائے۔ مگر چونکہ اس وقت سے اس اشتہار کو مخلوق خدا کے سامنے صرف اس امر کے لئے پیش کرتا ہون کہ حضرت مسیح موعود کے امام برحق ہونے پر سچی شہادت ادا کرون۔ اس لئے مین ان مشاہدات مین سے جو کل الہامات اور رؤیا کو ملا کر تخمیناً دو ہزار پانچسو سے زیادہ ہین اور میری کتاب یادداشت مین بقید تاریخ مسلسل درج ہین بارہ رؤیا سال روان کے اندراج سے بطور نمونہ درج کرتا ہون۔

مین اُمید کرتا ہون کہ مخلوق خدا میری اس تحریر کو امام آخر الزمان حضرت مسیح موعود مہدی وقت مجدد دوران کے حق مین ان کی صداقت اور منجانب اللہ ہونے پر ایک شہادت تصور کریگی اور مجھے بجائے خود بھی اس مبارک موقعہ کے ملجانے پر ادائے شکر حق کا محل ہے کہ مین اس سچی شہادت کو جو محض خدا کے واسطے ہے ادا کر کے ایک فرض سے سبکدوش ہوا ہون۔

العبد

خاکسار سید امیر علی شاہ ولد سید بہار شاہ ساکن سیدانوالی تحصیل سیالکوٹ ضلع سیالکوٹ

۲۴ر فروری ۱۸۹۹ء بعد از تہجد

(۱) آج بڑی رات سے کہ مین نماز تہجد کو اٹھا بعد فراغت نماز استغفار پڑھتے پڑھتے عالم غنودگی طاری ہو کر سو گیا۔ کیا دیکھتا ہون کہ گھوڑے پر سوار ہون اور کسی طرف کو جا رہا ہون۔ محمد حسین میرا پسر میرے ہمراہ ہے ایک دریا کناروں تک بھرا ہوا نظر آیا۔ دریا طغیانی مین ہے دل مین خیال کرتا ہون کہ اب عبور کیسے ہوگا مگر گھوڑے برابر پانی مین رپ رپ چل رہے ہین مگر نہین رکتے۔ وہین سے کسی شخص کی آواز آئی کہ آپ پُل کے رستہ سے چلکر پار ہو جائین۔ مین نے کہا کہ جو رستہ ہم نے پانا تھا پا لیا ہے اب کون ہے جو پُل کی تلاش کر کے سہارا پکڑے گے

دیکھتے رہو اسی رستہ سے گھوڑے
پار ہو جاتے ہین یا نہین۔ ہمارے امام
نے ہمکو یہی سیدھا رستہ بتایا ہے
ہم غیروں کے رستہ پر کیوں جاوین
اتنے مین حضرت امام ہمام علیہ السلام
سامنے نظر آئے۔ خوب صاف ستھری
جگہ تھی ہم سب وہاں بیٹھ گئے وہاں
ایک بڑا سا ڈھیر کئی سو من شکر تری کا
لگا ہوا ہے جس کو دیکھکر مین متعجب
ہو رہا ہوں کسی نے پوچھا یہ کیسا ڈھیر ہے
اور کس کا ہے مین جواب مین کہتا ہوں
کہ یہ ڈھیر ہمارے امام ہمام علیہ السلام
کی برکات و انوار کا ہے جو میرے سپرد
ہوا ہے جس کو حکم ہوگا اس پر تقسیم کرونگا
اسی گفتگو مین حضرت امام نے نماز کا
اشارہ فرمایا مین اٹھا اور وضو کر کے
نماز فجر مین مشغول ہوا اٹھتے اٹھتے
یہ الہام ہوا۔ واسئلوا اللہ من فضلہ
یعنی مانگو اللہ سے اس کا فضل ۔

۴ مارچ ۱۸۹۹ء قبل از تہجد

(۲) ایک رات مجھکو قیامت کا عالم
دکھلایا گیا۔ انوار و برکات کے بھی عجائبات
مشاہدہ کئے اور مقامات خوف و خطر بھی
دکھلائے گئے وہاں ایک کرسی پر جناب
رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم رونق افروز
ہین اور ایک طرف بہت قریب حضرت
مرزا صاحب بھی کرسی نشین ہین۔ باقی
اصحاب کبار بھی اپنے اپنے درجہ کے موافق
مسند نشین ہین نظر آئے اتنے مین
شرابا طہورا کے تقسیم کرنے کا ارشاد
ہوا ہے۔ حضرت مرزا صاحب علیہ السلام
نے فرمایا کہ اول سید امیر علی شاہ کو سب
سے زیادہ ایک بڑا سا گلاس پر کر کے
دو۔ پسرم محمد حسین جو جماعت دہم انٹرنس
مین پڑھتا ہے وہاں موجود ہے۔ ارشاد
ہوا کہ اس کو نصف گلاس شرابا طہورا
کا دو۔ جب وہ گلاس اس کو ملا تو پاس
سے کسی نے کہا کہ بقیہ دیگر چھوٹے بچوں
کو بانٹو مگر اس نے انکار کیا اور کہا کہ
یہ تو مجھے ہی عنایت ہوا ہے مین کسی اور
کو کس طرح سے دوں۔ پھر کیا دیکھتا ہوں

کہ ایک جانور جو قد مین گھوڑے سے کم
اور خچر سے زیادہ ہے مگر شکل اس کی
ہو بہو خچر کی سی معلوم ہوتی ہے موجود
ہے۔ محمد حسین پسرم کود کر اس پر
سوار ہو گیا ہے اور زور سے دوڑاتا
ہوا اس کو لے گیا ہے سواری کی حالت
مین شرابا طہورا بھی پئے جاتا ہے
مین وہاں قدموں مین بیٹھا ہوا اس
مجلس کے انوار و برکات جو نور و
برکت سے معمور ہو رہی ہے مشاہدہ
کر رہا ہوں اور کل اہل مجلس حضور
سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے
با ادب دم بخود بیٹھے ہین اور طہارت
اور تقوے کے بارہ مین ارشاد ہو رہا
ہے۔ مین کسی کی آواز دینے پر بیدار ہو گیا۔

۱۱ اپریل ۱۸۹۹ء قبل از تہجد

(۳) آج رات ایک ایسی مجلس پاک
منعقد دیکھی کہ جس مین آیات قرآنی
کا بیان ہو کر اول درجہ کی تقریرین
اور مقالات روحانی ہو رہے ہین
اور حضور امام برحق کے سلسلہ پاک
کے معتقدین خلق اللہ کو بڑے جوش
سے وہ تقریرین سنا رہے ہین اور
حضرت امام برحق علیہ السلام کو دیکھا
کہ آپ کرسی نشین ہین۔ سبحان اللہ
کیسی قیل و قال احکام اللہ و رسول
کی ہو رہی دیکھی کہ جس کا لطف بیان
مین نہین آ سکتا۔ ہر ایک چھوٹے
بڑے کے دل لذت اور سرور سے
بھرے ہوئے ہین اور اثر سے محظوظ
ہو رہے ہین اسی عالم مین یہ الہام
ہوا وکذالک نجزی المحسنین۔
یعنی اور ہم ایسا ہی بدلا دیتے ہین نیکو
کاروں کو۔ یہ الہام سنکر مین بیدار ہوگیا
تو ہنوز تہجد کا وقت تھا نماز مین مصروف
ہوا بعد فراغت استغفار شروع کیا پھر
غنودگی سی ہوئی اور الہام ہوا عسیٰ
ربی ان یہدینی سواء السبیل
یعنی امید ہے کہ میرا رب لیجاوے مجھکو
سیدھی راہ پر۔

۱۸ اپریل ۱۸۹۹ء قبل از تہجد

(۴) آج رات یہ عجیب و غریب نظارہ
دیکھتا ہوں کہ حضرت امام ہمام علیہ السلام
تقوے اور طہارت کا وعظ فرما رہے
ہین اور عجیب عجیب کلمات طیبات بڑی
جوش سے بیان فرما کر اپنے مریدوں کو
متنبہ کر رہے ہین اور فرماتے ہین کہ
تم سب ہوش کرو اور اتقا کی طرف بہت
رجوع لاؤ اور اللہ اور اس کے رسول
علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ڈرو اور دل
و جان سے سچے اعتقاد کے ساتھ نماز
ادا کرو اور عبادت کرو کیا تم نے نہین سنا
کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اِنَّ الصَّلوٰۃَ
تَنْہٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَ الْمُنْکَرِ یعنی نماز
روکتی ہے برے اقوال اور برے
افعال سے اور پھر قرآن بار بار منادی
کر کے کہہ رہا ہے کہ یٰاَیُّہَا الَّذِیْنَ
اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ وَ اٰمِنُوْا بِرَسُوْلِہٖ یعنی
اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو ڈرو اللہ
سے اور ایمان لاؤ ساتھ اس کے رسول
کے۔ اور ہم دعا کر رہے ہین کہ خدایا خشک
ڈالی ہمارے باغ سے کاٹ ڈال۔
جب حضرت کے منہ سے یہ کلمات نکلے
تو کل حاضرین مجلس بلند آواز سے گڑگڑا کر
ایسے روئے کہ حواس باختہ ہو گئے
پھر فرمایا ہوش کرو اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ
یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ یعنی تحقیق فضل اللہ کے
ہاتھ مین ہے دیتا ہے جس کو چاہتا ہے۔

۲۷ اپریل ۱۸۹۹ء قبل از تہجد

(۵) آج رات یہ عاجز اپنے آپکو ایک
بڑے اونچے پہاڑ پر دیکھتا ہے۔ ایک
اونچے ٹیلہ پر جا چڑھا ہوں۔ نیچے کی طرف
نگاہ کی تو معلوم ہوا کہ اس پہاڑ کے دامن
مین ایک بڑا بھاری دریا بہہ رہا ہے
پانی ایسا صاف و شفاف پاکیزہ ہے
کہ جو اس بلندی کے چہرہ اور بدن
اس مین برابر نظر آتا ہے اور اس ٹیلہ سے
پہاڑ کے نیچے تک بہت ہی عمدہ پختہ
سیڑھیاں بڑی فراخ بنی ہوئی ہین۔ ایک
بزرگ مجھے وہاں فرماتے ہین کہ ان

سیڑھیوں کے رستہ نیچے جاکر اس دریا میں خوب غوطے لگاکر نہاؤ اور غسل کر کے بدن صاف کرلو یہ دریائے وحدت ہے اس میں غوطہ لگانا آپ کے واسطے بڑا ہی ضروری ہے۔ میں حسب ایمائے بزرگ موصوف دریا کے کنارہ پر گیا ہوں دریا بڑا ہی گہرا معلوم ہوتا ہے پانی تو خوب ہی صاف ہے۔ مگر میں گہرائی سے ڈرتا ہوں مجھے غوطہ لگانے سے خوف معلوم ہوتا ہے مگر وہ بزرگ مجھے پیچھے سے دھکیلتے ہیں اور دریا کی طرف رجوع دلاتے ہیں میں نے دریا کے اندر جاکر خوب غسل کیا اور بعد فراغت انہیں سیڑھیوں کے رستہ پھر پہاڑ پر چڑھ گیا ہوا ہوں۔ اللہ اکبر کی آواز کان میں آئی۔ اور چونک اٹھا۔ جسم کانپتا تھا۔ چونکہ تہجد کا وقت تھا وضو کر کے نماز میں مصروف ہوا اور استغفار پڑھنا شروع کیا۔

۲۹ اپریل سنہ ۱۸۹۹ء قبل از تہجد

(۶) آج رات کو ایک مجلس میں ہوں ہزارہا مردمان کا انبوہ ہو رہا ہے۔ ان سب کی نگہبانی اس عاجز کے سپرد ہوئی ہے اس وقت کا سماں عجیب تھا مکان فراخ اور روشنی ایسی کہ باوجود رات ہونے کے ہزارہا لوگ نظر آتے تھے۔ میں کبھی تو بیٹھ جاتا اور کبھی اٹھ کر سب کی طرف نظر ڈالتا تھا۔ ایک شخص ہندو کو بھی وہاں دیکھا۔ مگر میں ابھی اس کی بابت میں سوچتا ہی تھا کہ کسی نے اس کو اس مکان کے احاطہ سے باہر نکال دیا میں نے پوچھا کہ یہ شخص کیوں نکالا گیا تو مجھے جواب ملا کہ اس نے آپ کی شکایت کی تھی اس لئے اس مکان سے خارج ہوا۔ اتنے میں کیا دیکھتا ہوں کہ عالی شان سوار دنیٰ ایک جماعت تشریف لائی۔ ابھی جماعت پاک کچھ فاصلہ پر ہی تھی کہ خوشبو سے مکان مہک گیا اور دماغ معطر ہو گئے۔ میں نے دریافت کیا کہ سبحان اللہ یہ خوشبو کی لپٹیں اس مکان میں ہمارے اردگرد کہاں سے آئی ہیں کسی صاحب نے فرمایا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم معہ اصحاب کبار رضوان اللہ علیہم اجمعین اور نیز حضرت اقدس مرزا صاحب علیہ السلام تمہاری طرف تشریف لا رہے ہیں۔ کیا تم نے نہیں دیکھا۔ میں نے عرض کیا کہ خوشبو سے اس وقت معطر تو ہو رہا ہوں مگر ابھی تک زیارت سے مشرف نہیں ہوا کسی بزرگ نے پاس سے فرمایا کہ تمہارے مکان میں جلوہ فرما ہیں دیدار فیض آثار سے شرف حاصل کرلینا۔ میں اس خوشبو میں ایسا بےخود اور محو ہو رہا ہوں کہ ہوش نہیں رہی۔ میں ابھی اسی حال میں تھا کہ کسی نے آواز دیکر جگا دیا۔ اٹھ کر مصروف نماز تہجد ہوا۔

۲۷ مئی سنہ ۱۸۹۹ء قبل از نماز تہجد

(۷) آج شب کو جناب امام برحق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زیارت کی اور آپ کے حضور میں اس عاجز نے عرض کیا کہ یا مولیٰ بہت غم و الم میں ہوں جب یوم الحشر کی حالت یاد آتی ہے اور یوم الجزا کی نسبت تصور کرتا ہوں تو اس قدر فکر و تردد ہوتا ہے کہ ہوش و حواس قائم نہیں رہتے۔ جناب نے فرمایا کہ خدا اور رسول کی اطاعت دل و جان سے مقدم رکھو۔ اللہ تعالے کا ارشاد ہے فَمَنْ تَبِعَ هُدَايَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ یعنی جس نے تابعداری کی میری ہدایت کی پس نہیں خوف ان پر اور نہ وہ غم کھاویں گے۔ حضرت نے دیگر آیات قرآنی بیان فرما کر مطمئن فرمایا اور ظاہر و باطن کے تزکیہ کی بڑی تاکید فرمائی ابھی حالت میں تھا کہ وقت تہجد کا ہو گیا اٹھ کر نماز ادا کی اور استغفار میں مشغول ہوا۔

۲۴ جولائی سنہ ۱۸۹۹ء قبل از نماز تہجد

(۸) آج رات حضرت امام برحق علیہ السلام کی زیارت ہوئی آپ اپنے مواعظ حسنہ سے اپنے خادموں کو مسرور فرما رہے ہیں کیا ہی مبارک شب تھی۔ آپ فرماتے ہیں کہ اے عزیزو مبارک ہیں جو متابعت اللہ و رسول میں اپنا وقت عزیز صرف کرتے ہیں و اطیعوا اللہ و اطیعوا الرسول میں سرگرم ہیں اور شیطان مردود اور اس کی دعوتوں سے باز رہتے ہیں و لا تتبعوا خطوات الشیطن پر عمل کرتے ہیں۔ جب ان کلمات سے مشرف و ممتاز فرما چکے تو مجھے محمد شفیع پسرزادہ خود نظر آیا اور میں نے دیکھا کہ سراپا نور ایک بزرگ اس سے محبت اور پیار کرتے ہیں۔ مجھ سے ذرا فاصلہ پر تشریف فرما تھے میں نے کسی سے پوچھا کہ یہ کون صاحب ہیں جو میرے لخت جگر سے پیار کر رہے ہیں اس کے جواب میں مجھے حضرت امام برحق نے فرمایا کہ آپ نہیں پہچانتے یہ آپ کے جد امجد جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ مجھ کو دیکھ کر ازبس خوشی حاصل ہوئی اور چاہتا تھا کہ اپنے رہنما اور ہادی کے ہمراہ قدم بوسی کا شرف حاصل کروں کہ اتنے میں آواز آئی کہ تہجد کا وقت ہے اور مصروف نماز ہوا اور بعد ازاں استغفار اور درود شریف میں مشغول ہو گیا۔

۵ ستمبر سنہ ۱۸۹۹ء قبل از تہجد

(۹) آج میں نے بڑی رات لیکر تہجد کی نماز ادا کی اور استغفار پڑھتا پڑھتا سو گیا کیا دیکھتا ہوں کہ ایک مکان نفیس میں بیٹھا ہوں وہاں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم معہ اصحاب کبار رضوان اللہ علیہم اجمعین و حسنین علیہما السلام تشریف لائے اور ایک اصحاب کو ارشاد فرمایا کہ یہ شیرینی جو بہشت کی گولیوں کی طرح ہے تقسیم کرو اول امیر علی شاہ کو ہمارے سامنے دو پھر سب کو بانٹو۔ چنانچہ بارشاد عالی مجھ کو بہت سی شیرینی عطا ہوئی اور میں نے کھانی شروع کر دی۔ باقی دیگر صاحبان حاضرین کو ملی جنہیں محمد علی شاہ اور محمد حسین ہر دو پسران عاجز بھی شامل تھے۔

اسمٰعیل

ان کو بھی وہ شیرینی ملی - مین بجائے خود بہت شکرگذاری کرتا تھا کہ جناب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم بہت ہی مہربانی ہے کہ مجھکو یہ نعمت عظمی بخشی اور دیدار فیض آثار سے مشرف و ممتاز فرمایا - اسنے مین فجر کی اذان ہوئی اور مین نماز کے واسطے اٹھا -

۲۱ - ستمبر ۱۸۹۹ء قبل از تہجد

(۱۰) آج مین نے جناب امام ہمام ہادی انام علیہ السلام کو ایک مجلس منعقد فرماتے ہوئے دیکھا - بہت سے معتقدین دوزانو ہوکر باادب خاموش سر جھکائے خدمت معلی مین بیٹھے ہین اور جناب کلمات طیبات سے ہر ایک کے دل کو منور فرما رہے ہین یہ عاجز بھی ان پاک قدمون مین بیٹھ گیا - کیا دیکھتا ہون کہ ایک منافق بیدین مرتد نے جناب پر حملہ کرنا چاہا بلکہ کر دیا - ہم سب کھڑے ہو گئے مین نے ایک لاٹھی اٹھا کر اس پر وار کرنا چاہا تو وہ میرے آگے بھاگا مین نے اس کا تعاقب کیا - مین یہ چاہتا تھا کہ اس کو مار کر فی السقر کر دون - مگر فرار ہو کر نکل گیا - مین واپس قدمون مین حاضر ہوا - حضرت خندہ پیشانی ہو کر فرمانے لگے کہ یہ لوگ ایسے ہی حملہ کرتے ہین اور ۱۳ سال سے کرتے چلے آئے ہین - مگر آخر ذلیل وخوار ہون گے بہت سے نشان بھی یہ لوگ دیکھ چکے ہین مگر ان کے دلون کی سیاہی دور نہین ہوتی سب کو دعا کرنی چاہیئے کہ خدا انکو ہدایت کرے اور یہ راہ راست پر آوین لاٹھی سونٹا کرنے سے ان کا درست ہونا ناممکن ہے - دعا سے کام لینا چاہیئے ہم سب چپ چاپ سنتے رہے امنا وصدقنا کہتے رہے اتنے مین جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہان رونق افروز ہوئے سب تعظیم وتکریم مین سروقد کھڑے ہو گئے جناب رسالتماب صلعم حضرت امام برحق کی طرف مخاطب ہو کر فرماتے ہین آپ امام مامور من اللہ ہین جو میری امت سے آپ کی بیعت مین نہ ہوگا وہ جہنم کی راہ حاصل کرے گا - آپ سمجھانے مین کوئی دقیقہ باقی نہ رکھین -

۲۳ ستمبر ۱۸۹۹ء قبل از تہجد

(۱۱) آج مجھے ایک ایسے مکان کا مشاہدہ کرایا گیا کہ پہلے کبھی اس کا نظارہ نہین ہوا - کیا دیکھتا ہون کہ اس مکان مین ایک ترازو آویزان ہے مین نے ایک صاحب سے جو وہان کھڑے تھے پوچھا کہ یہ کیسا مکان ہے اور یہ ترازو کیا ہے انھون نے فرمایا کہ یہ عرش معلی اور یہ ترازو میزان عدل ہے اور جس امام الزمان کی آپ بیعت مین ہین ان کی بردباری - تحمل سکوت صبر وشکر ایک پلہ مین رکھا گیا ہے - اور جبر وتعدی دشنام دہی وظلم ظالمان ایک پلہ مین - آپ نے دیکھا کہ وہ پلہ جس مین حضرت مسیح موعود کا صبر وشکر اور تحمل وبردباری ہی کس قدر بھاری ہے باوجود اس قدر شدت جور وجفا وجبر وظلم کے اس امام برحق کا صبر اور تحمل فوق لیگیا ہے اللہ تعالے اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم اس امام مقبول پر از بس راضی وخوشنود ہین - جن صاحب سے میری یہ گفتگو ہو رہی تھی معلوم نہین ہوا کہ وہ کون صاحب ہین - مگر جب امام الزمان کا نام آتا ہے تو آنکھین بند کرکے بہت ادب سے سر جھکا کر اسم مبارک لیتے ہین - پھر اسی اثنا مین کیا دیکھتا ہون کہ گھوڑے پر سوار ہون اور کسی اور طرف کو جارہا ہون بارش شروع ہو گئی ہے اور لگاتار مینہ برس رہا ہے کہ زمین خوب تر ہو گئی ہے جاتے جاتے رستہ مین ہی ایک شخص کہ جس کے پاس کچھ بتاشے اور برتن روغن زرد سے بھرا ہوا ہے اور کچھ نقدی - مجھے کہتا ہے کہ آپ کی نذر لیکر آیا ہون - مین لینے سے انکار کرتا ہون کہ مین اس لایق نہین ہون مگر وہ نہین مانتا اور اصرار کرتا ہے مجبوراً مین خاموش رہا اسی حال مین کسی نے بلند آواز سے اذان دی اور مین بیدار ہو گیا اور نماز مین مصروف ہوا -

۲۶ ستمبر ۱۸۹۹ء قبل از تہجد

(۱۲) آج رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بحالت سواری براق دیدار فیض آثار سے مشرف فرما کر ارشاد فرمایا کہ ۲۳ ستمبر ۱۸۹۹ء کو مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود ومہدی مسعود کی حالت عرش معلی پر مفصلاً دیکھ چکے ہو - آؤ آج لخت جگر امام حسین علیہ الصلوۃ والسلام کی حالت جو گذر چکی ہوئی ہے عرش منور پر مشاہدہ کرو جب مین حسب الارشاد عالی ہمرکاب چلا تو اس وقت حضرت مرزا صاحب مسیح موعود ومہدی مسعود علیہ السلام ومحمد حسین پسرم بھی کہ اسی مہینہ مین بیعت حضرت مثیل مسیح سے مشرف ہو چکا ہے ہمرکاب ہین مین نے عزیز محمد حسین کو جناب رسول اللہ صلعم کی حضور مین پیش کیا کہ اسپر رحم فرما کر دینی دنیوی کامیابی کی سرفرازی بخشی جاوے پھر بیٹے محمد حسین کو کہا کہ جلد آگے بڑھکر قدمبوسی حاصل کرو - چونکہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم براق پر سوار تھے اور ہم اپنے امام برحق علیہ السلام کے ہمرکاب قدمون مین چلے جاتے تھے محمد حسین دوڑا اور رکاب عالی پر سر جھکا کر قدمبوسی کرنے لگا جناب نے براق کو کھڑا کرکے فرمایا کہ یہ پڑھتا ہے خوب استقلال سے محنت کرے اور اس کے سر پر ہاتھ پھیرا اور پیار کیا - پھر آگے کو تشریف فرما ہوئے - اور مکان عرش معلی مین جس کی بابت پہلے حضور علیہ الصلوۃ و السلام نے فرمایا تھا پہونچے -

کیا دیکھتے ہین کہ جناب امام حسین علیہ الصلوۃ والسلام کا صبر وشکر ایک ترازو کے پلہ مین فرشتگان ودیگر مقربان بارگاہ الہی رکھ رہے ہین اور دوسری پلہ مین ظالمان جفاکار کا ظلم وتعدی رکھا جا رہا ہے - مگر وہ ترازو ایسا ہے کہ ہر ایک پلہ اس کا گویا ایک عمدہ کی ڈنڈی

سے ملا ہوا ہے نور ہی نور نظر آتا ہے جس پلہ میں صبر و شکر حضرت امام حسین علیہ السلام کا رکھا جاتا ہے میں کثرت انوار کے سبب دیکھ نہیں سکتا اور ایسا بیتاب و نوان ہو رہا تھا کہ نظر جمتی نہیں تھی۔ مگر پرانی جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت امام زمان علیہ السلام و دیگر مقربان دربار الٰہی کی کارروائی دربارہ وزن خوب طرح سے نظر آ رہی تھی اور شدت ظلم ظالمان جو ایک پلہ میں رکھا جاتا تھا دیکھکر غم اور خوف طاری ہوتا تھا اور کلیجہ کانپتا تھا اس حال کے نظارہ میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حالت سواری براق میں فرمایا کہ دیکھا ظلم ظالمان بہ شعار و صبر و شکر لخت جگر امام حسین علیہ السلام اور پھر ساتھ ہی استقلال۔ بھلا کوئی ایسے نازک اور جان گداز موقعوں پر مستقل مزاج رہتا ہے۔ اے میرے عزیز وسب مصائب میں صبر اور شکر کے ساتھ مثل صبر لخت جگر کے ثبات قدم اور استقلال دکھاؤ کہ یہ بڑی بھاری صفت ہے۔ میں نے عرض کیا کہ یا کوئی اس غلام کا دل منور فرمایا جاوے حکم دیا کہ اسی طرح سے تابعداری مسیح موعود و مہدی مسعود میں کہ جس کے ہاتھ میں تمہارا ہاتھ دیتا ہوں لگے رہو جو ان کے برخلاف ہے کا ...

مطبوعہ مفید عام پریس سیالکوٹ

اشتہار

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

الا ان حزب اللہ ہم المفلحون ... [illegible]

... [illegible]

... [illegible]

بخدمت منشی الٰہی ... صاحب ... منشی صاحب موصوف کی ... اعلیٰ حضور جناب مرزا غلام احمد صاحب

رئیس قادیان ضلع گورداسپور کے ساتھ (جنکو خدا تعالیٰ نے ضرورت حقہ کے ساتھ اس صدی کے سر پر مجدد بناکر مہدی و مسیح موعود کما ارسلنا الی فرعون رسولا کے عہدہ پر مامور فرمایا ہے) حسن ظن رکھکر ان کے دعووں اور الہامات کی اپنے قول و فعل و الہامات سے نہایت اطمینان و استقلال کے ساتھ حمایت و تاکید رہے اب تھوڑے عرصہ سے کسی وجہ سے ناراض ہوکر ناحق مخالفت پر کھڑے ہوگئے ہیں اور سوءظن کو کمال تک پہنچا کر اپنے الہامات کی تفسیر کا رخ بھی ناحق اس مقدس بشر اور اس کی جماعت کے برخلاف پھیر کر ایک ناگفتنی الزام و اتہام کا کفر تک نشانہ بنا رکھا ہے۔ اس سے میری طبیعت میں تحریک پیدا ہوئی اور میں نے اللہ تعالیٰ کی حضور میں اس امر کی حقیقت کے انکشاف کے لئے بہت دعا کی۔ تب سے مجھے اکثر ایسے الہام ہو رہے ہیں جن سے حضرت اقدس کی صداقت و بزرگی اور عنداللہ وجاہت آشکارا ہوتی ہے۔ جنمیں سے چند ایک بطور نمونہ اس جگہ درج کرتا ہوں۔

(۱) ایک رات کو میں نے خواب میں دیکھا کہ مدینہ منورہ میں روضہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر گیا ہوں اور روضہ کے گرد خیمے نصب ہیں۔ میں نے ایک آدمی سے دریافت کیا کہ یہ خیمے کس کے ہیں اس نے جواب دیا کہ مرزا غلام احمد صاحب کے ہیں۔ یہ (یعنی مرزا صاحب) روضہ کے گرد جھالر لگوا رہے ہیں اس وقت میری نگاہ جھالر پر پڑی۔ جھالر نہایت ہی نفیس جالی دار پڑی تھی۔

(۲) ایک رات کو میں نے خواب میں دیکھا کہ مرزا صاحب کی کتاب نور الحق میرے ہاتھ میں ہے ... پر یہ شعر لکھا ہوا تھا ؎ احمد ... آیا ... پھولوں کا سہرا سر پر دھر کر آیا ہے۔

(۳) ایک رات ایک شخص نے مجھے خواب میں کہا کہ وآخرین منهم لما یلحقوا بهم تمہاری ہی شان میں آیا ہے۔

(۴) عیسائیوں کے مقدمہ کے وقت الہام ہوا ولن ترضى عنك اليهود ولا النصارى حتى تتبع اهواءهم۔

(۵) مجھے حضرت مرزا صاحب نے ایک کاغذ دیا جس پر لکھا ہوا تھا۔ مرزا صاحب لوگوں لنگڑوں کے اچھا کرنے کے لئے آئے ہیں

(۶) ۱۷ر ستمبر ۱۸۹۹ء کو میں نے خواب میں دیکھا کہ نہایت ہی خوبصورت گھوڑا مرزا صاحب کی خدمت میں گورنمنٹ نے ارسال کیا ہے اور اس گھوڑے کو دواہل اللہ لیکر آئے ہیں تب میں نے کہا کہ مرزا صاحب گورنمنٹ کے ایسے سچے خیر خواہ ہیں جس وجہ سے یہ گھوڑا اور ایسی عزت ملی ہے

(۷) آتھم کے ابتلا کے وقت یہ الہام ہوا الحق من ربك فلا تكونن من الممترين۔

اور بہت سے الہام ایسے ہوتے رہتے ہیں جن سے منشی صاحب کا صریح غلطی پر اور انکار ہونا اور آخرکار اس مقابلہ میں ناکام رہنا واضح ہوتا ہے۔ انمیں سے بطور نمونہ چند الہام درج کرتا ہوں

(۱) کداب ال فرعون والذین کذبوا بایتنا اولئك اصحب النار

(۲) ہم اس کو راستہ میں ہی تنگ کریں گے) (اس سے یہ مراد ہے کہ حضرت اقدس کے بالمقابل منشی صاحب کو سخت ناکامی نصیب ہوگی جس سے وہ نہایت رنجیدہ ہوں گے۔)

(۳) ایک دفعہ نماز تہجد کے بعد میرے دل میں خیال آیا کہ لوگ ملکر حضرت مرزا صاحب سے بارش کے واسطے دعائی درخواست کریں تاکہ بارش ہو اور تمام خلقت جو تشنہ لب ہی قحط کی مصیبت سے بچ جاوے۔ حضرت اقدس کے مقابلہ میں مخالفین خود ہی دعا کریں پھر دیکھیں کہ سچا کون ہے تب الہام ہوا۔

(اس دعوے کو بھی آگے رکھ لیوین)

یہ تمام واقعہ میں نے اپنی اہلیہ کو سنایا اس نے ایک ... کے بعد کہا کہ مجھے کسی شخص نے کہا ہے کہ ... ہم نہیں کہتے کہ الٰہی بخش صاحب ... مگر ... ایک ... [illegible]

کہا ہے ... اللہ تعالیٰ نے ان الفاظ سے پکارا ہے۔

(۴) [illegible] ۱۸۹۹ء کی رات کو الہام ہوا۔ [illegible]

[illegible] امر ہے کہ الٰہی الہامات جو ایک ہی سرچشمہ سے جاری ہوتے ہیں کیسے ایک دوسرے کے مخالف ہو سکتے ہیں۔ میں اس امر کے فیصلہ کے لئے خدا تعالیٰ کو حاضر ناظر سمجھکر حلفاً بیان کرتا ہوں کہ میرے مندرجہ بالا الہامات خدا کی طرف سے ہیں۔ میرا افترا نہیں۔ اگر میں افترا کرتا ہوں تو خدا تعالیٰ کی طرف سے ذلت کا مستوجب ہوں۔

اب میں منشی الٰہی صاحب کی خدمت میں بڑے ادب و انکسار سے عرض کرتا ہوں کہ اگر درحقیقت وہ اس مخالفت پر نیک نیتی سے قائم ہوئے ہیں اور فی الواقعہ ان کے الہامات کا مشارالیہ حضرت اقدس ہی ہیں کوئی اور شخص نہیں۔ اور وہ اپنے آپ کو اس کام میں کامل اطمینان و یقین کے ساتھ سچا سمجھتے ہیں تو خدا کے واسطے خلق اللہ کو اس عظیم فتنہ سے بچانے کے لئے میری صریح حلف کے ساتھ ان الہامات کو جو اُن کی اپنی صداقت اور حضرت اقدس جناب مرزا غلام احمد صاحب کی تکذیب میں ہوئے ہیں بہت جلد بذریعہ اشتہار شایع کردیں اور لکھدیں کہ ان میرے الہامات سے الٰہی منشا حقیقی طور پر مرزا صاحب کی تکفیر و تکذیب ہے اور ان الہامات میں اور ان کی تفسیر میں میرا اپنا کچھ افترا و دخل نہیں ہے۔ اگر میں افترا سے کام لیتا ہوں اور غلطی پر ہوں تو حق و باطل میں کھلی کھلی تمیز دکھلانے کے لئے خدا مجھے رسوا و ذلیل کرے۔ میں امید کرتا ہوں کہ منشی صاحب **فاصدع بما تؤمر** بلغ ما انزل الیک من ربک۔ اما بنعمۃ ربک فحدث وغیرہ احکام الٰہی کو مدنظر رکھ کر ضرور اپنے الہامات شایع کرکے دکھلا دیں گے کہ وہ درحقیقت

بنی نوع انسان کے سچے ہمدرد و خیرخواہ ہیں۔ والسلام علیٰ من اتبع الہدیٰ۔

خاکسار

محمد علی۔ خادم حضرت اقدس مجدد الوقت مہدی و مسیح موعود جناب میرزا غلام احمد صاحب قادیانی۔ از لاہور ۱۲ ستمبر ۱۸۹۹ء

ضروری نوٹ

از جانب جناب مرزا غلام احمد صاحب مجدد الوقت مہدی و مسیح موعود علیہ السلام

آج جو ۱۸ر ستمبر ۱۸۹۹ء کو بروز دوشنبہ خواب میں دیکھا کہ بارش ہو رہی ہے آہستہ آہستہ مینہ برس رہا ہے میں نے شاید خواب میں یہ کہا کہ ہم تو ابھی دعا کرنے کو تھے کہ بارش ہو ہی گئی میں نہیں جانتا کہ عنقریب بارش ہو جائے یا ہماری

الہام ۱۳ر ستمبر ۱۸۹۹ء

ایک عزت کا خطاب

ایک عزت کا خطاب

لَكَ خِطَابُ الْعِزَّةِ

ایک بڑا نشان اس کے ساتھ ہوگا

کے متعلق خدا کی رحمت اور فتح و نصرت کی بارش ہماری جماعت پر ہوگی یا دونوں ہی ہو جاویں ہماری خواب سچی ہے اس کا ظہور ضرور ہوگا دونوں میں سے ایک بات ضرور ہوگی یعنی یا تو خدا تعالیٰ کی مخلوق کیلئے باران رحمت کا دروازہ آسمان سے کھُلے گا یا غیر معمولی کوئی نشان روحانی فتح اور نصرت کا ظاہر ہوگا مگر نشان ہوگا۔ نہ معمولی بات ہو۔

صاحبزادہ سراج الحق جمالی کے مکان کا چندہ

شیخ محمد جان صاحب وزیرآبادی	۶
بابو محمد صاحب کیمپ انبالہ	۶

ممیرے کا سرمہ

مصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل ایگزیمینر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب

معزز انگریزوں میڈیکل کالج کے پروفیسروں۔ نامور ڈاکٹروں۔ والیان ریاست اور ولایت کی یونیورسٹی کے سندیافتہ ڈاکٹروں نے بعد تجربہ اس سرمہ کی تصدیق فرمائی ہے کہ یہ سرمہ امراض ذیل کے لئے اکسیر ہے ضعف بصارت تاریکی چشم دھند جالا پروال غبار پھولا سبل سرخی ابتدائی موتیابند ناخنہ پانی جانا خارش وغیرہ۔ معزز ڈاکٹر اور حکیم بجائے ادویہ کے آنکھوں کے مریضوں پر اب اس سرمہ کو استعمال کرتے ہیں چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھاتی ہے اور عینک کی بھی حاجت نہیں رہتی۔ بچہ سے لے کر بوڑھے تک کو یہ سرمہ یکساں مفید ہے قیمت اس لئے کم رکھی گئی ہے کہ عام و خاص اس سرمہ سے فائدہ اٹھا سکیں قیمت فی تولہ جو سال بھر کے لئے کافی ہے مبلغ ۱۲ ممیرے کا سفید سرمہ اعلیٰ قسم فی تولہ ہے خالص ممیرہ فی ماشہ عـ۵ مصری سرمہ فی تولہ ۴ر خرچہ ڈاک ذمہ خریدار درخواست کرتے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دیں نقلی و جعلی ممیرے کے سرمہ کے اشتہار دینے والوں سے بچنا چاہیئے۔

المشتہر۔ پروفیسر میا سنگھ اہلووالیہ مقام بٹالہ۔ ضلع گورداسپور۔

ان سے بڑھ کر اور کیا معتبر شہادت ہو سکتی ہے

(۱) میں بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہوں کہ ممیرے کا سرمہ جو سردار میا سنگھ صاحب اہلووالیہ نے ایجاد کیا ہے بڑی بیش قیمت اور مفید دوا ہے بالخصوص مفصلہ ذیل امراض کے لئے بمنزلہ اکسیر ہے آنکھوں سے پانی بہت جانا دھند سوزش ہر قسم جسکو عموماً آنکھ آنا کہتے ہیں جلن کمزوری ناخنہ باہر اور اندر کی جھلی کا زخم اور ان سے پیپ کا گرنا چونکہ اس سرمہ میں کوئی مضر کیمیاوی شئے نہیں ہے اس لئے ہر کسی کے لئے استعمال مفید ہے مفصلات میں جہاں لایق ڈاکٹروں کا ملنا مشکل ہے وہاں ایسی مفید دوا کو ضرور پاس رکھنا چاہیئے۔ اس لئے میں بلاشک و شبہ شہادت دیتا ہوں کہ مذکورہ بالا امراض کے لئے ممیرے کا سرمہ ضروری ہے راقم ڈاکٹر ڈی ایم بی ایم سانگی صاحب بہادر ایم ایس سندیافتہ یورپ یونیورسٹی۔

(۲) میں بڑی خوشی سے ممیرے کے سرمہ کے فائدہ بخش اثر کی نسبت شہادت دیتا ہوں کہ جو سردار میا سنگھ صاحب اہلووالیہ نے تیار کیا ہے اس کا تجربہ اپنی ایک زیر علاج مریض امتی دیوی مسماۃ بعمر ۵۴ سال سکنہ لاہور پر کیا ہے مریضہ مذکور کی آنکھوں کی پلکوں میں خورد خورد دانے نکلے ہوئے تھے اور پڑوال پڑتے تھے اس کی آنکھیں عرصہ سے سرخ اور دکھتی رہتی تھیں ان میں سے کثرت سے مواد نکلتا تھا۔ اس کی بینائی میں فرق آگیا تھا کہ سوئی میں دھاگا بھی نہیں پرو سکتی تھی۔ اور وہ ان اشیاء کو جو اس سے تین گز کے فاصلہ پر رکھی جاتی تھیں صفائی سے نہیں دیکھ سکتی تھی مریضہ مذکورہ نے تین روز تک سرمہ کا استعمال کیا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ اس مرض مذکور سے کلی صحت پائی۔ راقم خان بہادر ڈاکٹر محمد حسین خان ایل ایم ایس اسسٹنٹ سرجن و پنشنر آنریری مجسٹریٹ لاہور سابق پروفیسر میڈیکل کالج لاہور۔

(۳) میں ممیرے کے سرمہ کا جو کہ سردار میا سنگھ نے تیار کیا ہے ان مریضوں پر جنکی آنکھیں بہت کمزور اور بیمار تھیں استعمال کر کے دیکھا مفید پایا میری رائے میں خاصکر ان مریضوں کے واسطے جنکی آنکھوں سے پانی جاری رہتا ہے اور دھند اور غبار اور کمزوری نظر ہو یہ سرمہ نہایت مفید ہے۔ راقم ڈاکٹر برجلال گھوش رائے بہادر ڈاکٹر ایل ایم ایس اسسٹنٹ سرجن و پروفیسر میڈیکل کالج لاہور حال آنریری سرجن گورنر جنرل ہند۔

(۴) میں اس سرمہ کی بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہوں کہ ممیرے کا سرمہ جو کہ سردار میا سنگھ اہلووالیہ نے تیار کیا ہے اپنے زیر علاج کئی ایک قسم کے مریضوں پر استعمال کیا میری رائے میں بینائی قائم رکھنے کے لئے اور آنکھوں کی بیماریوں سے بچنے کے لئے ممیرے کے سرمہ کا استعمال بہت ہی مفید ہے راقم خان بہادر ڈاکٹر سید میر شاہ ایل ایم ایس اسسٹنٹ سرجن و پروفیسر میڈیکل کالج لاہور۔

پانچ ہزار روپیہ انعام

اگر کوئی شخص ممیرے کے سرمہ کی سندات میں سے جو قریب بارہ ہزار کے ہیں ایک کو بھی فرضی ثابت کر دے تو اسکو مبلغ پانچہزار روپیہ انعام دیا جاویگا جو لاہور کے نیشنل بینک میں اسی مطلب کے لئے مارچ ۱۸۹۸ء میں جمع کیا گیا ہے۔

مطبع انوار احمدیہ قادیان میں شیخ یعقوب علی ایڈیٹر کے باہتمام سے چھپکر شائع ہوا۔